طلب الإسناد العالي سنة عمن سلف (الإمام أحمد رحمة الله عليه)

مبادیِ مسلسلات

تالیف

(مفتی) طاہر سورتی

(مولانا) عبدالاحد فلاحی

ناشر

دار الحمد ریسرچ انسٹیٹیوٹ

سوداگرواڑہ، سورت، گجرات۔ (الہند)

تفصیلات

کتاب کا نام: مبادیِ مسلسلات

تالیف : (مفتی) طاہر سورتی، (مولانا) عبدالاحد فلاحی

ناشر : دارالحمد ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سورت

سن طباعت: رجب المرجب ۱۴۴۱ھ مطابق مارچ ۲۰۲۰ء

PUBLISHER:

DARUL HAMD

RESEARCH INSTITUTE, SURAT

GUJARAT. (INDIA)

MO: +91 91731 03824

darulhamd2017@gmail.com

YouTube.com/DarulHamdResearchInstitute

Telegram.com/DarulHamdResearchInstitute

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پس منظر

الحمد لله رب العالمين، و الصلاة و السلام على سيد الأنبياء و أشرف المرسلين سيدنا و مولانا محمد و على اٰله و أصحابه أجمعين أما بعد !

ہندوستان میں احادیثِ مسلسلہ کے درس کا رواج اور اس کی اہمیت میری محدود اور مختصر معلومات کے مطابق حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی، مہاجر مدنیؒ کے اہتمام کی وجہ سے بڑھی۔ آپؒ کے بعد آپ کے مایۂ افتخار شاگرد حضرت شیخ مولانا محمد یونس صاحب جونپوریؒ نے پوری درسی زندگی میں اس کا زبردست

اہتمام فرمایا۔ آپ کے اس درس میں قرب و جوار اور دور و دراز کے طلبہ و علما بھی بڑے اہتمام سے شرکت فرماتے تھے۔ اور اس دن مدرسہ مظاہر علوم میں ایک جشن کا سماں؛ بغیر کسی اہتمام کے بندھ جاتا تھا۔ اور حضرت جونپوریؒ کے بعد حضرت الاستاذ محدثِ کبیر حضرت مولانا عاقل صاحب مظاہری دامت برکاتہم کے یہاں مسلسلات کا درس ہوتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند میں بھی حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ طالبین کو مخصوص مسلسلات کی اجازت مرحمت فرماتے تھے۔ بے شمار تلامذہ نے آپ سے مسلسلات کی اجازت حاصل کی۔ پھر آپ کے صاحبزادوں (حضرت مولانا سالم صاحبؒ اور حضرت مولانا اسلم صاحبؒ) نے بھی دارالعلوم وقف میں اس کا اہتمام فرمایا۔ نیز دارالعلوم قدیم میں سالہا سال حضرت مولانا عبدالحق اعظمیؒ

نے مسلسلات کا درس دیا۔ آپ کی وفاتِ حسرت آیات کے بعد حضرت مولانا قمر الدین گورکھپوری دامت فیوضہم اس سنت کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

الحمدللہ! پچھلے چند سالوں سے طلبہ کے پیہم اصرار والتماس کے بعد ہمارے معزز استاذ، شیخ محترم حضرت مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری اطال اللہ بقاءہ بالعافیۃ نے جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل میں بھی یہ مبارک سلسلہ جاری وساری فرمایا۔ تاہم جامعہ حسینیہ، راندیر، دارالعلوم فلاحِ دارین، ترکیسر، دارالعلوم مرکزِ اسلامی، انکلیشور اور جامعہ قاسمیہ عربیہ، کھروڈ میں بھی ہمارے اکابر کا درسِ مسلسلات ہورہا ہے۔ اور ایک زمانے تک جامعہ سعادتِ دارین، ہانسوٹ میں بھی حضرت مولانا عبد اللہ صاحب رویدری دامت برکاتہم کی

برکت سے یہ سلسلہ جاری وساری تھا۔ والحمد للہ علی ذلک.

عامۃً ختم بخاری کے بعد والے جمعہ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے رسائلِ ثلاث "الفضل المبين في المسلسل من حديث النبي الأمين ﷺ" "الدر الثمين في مبشرات النبي الأمين ﷺ" اور "النوادر من أحاديث سيد الأوائل والأواخر" کا یاعلی الاقل رسالۂ اولیٰ "الفضل المبين في المسلسل من حديث النبي الأمين ﷺ" کا درس ہوتا ہے۔

چوں کہ پوری کتاب کی تلاوت چند گھنٹوں میں مکمل کرنی ہوتی ہے، اس لیے اس درس میں ہمارے اساتذہ اور مشائخ عموماً لمبی تقریر سے گریز کرتے ہیں۔

ادھر طلبہ کے ذہنوں میں چند اہم سوالات جنم

لیتے ہیں، جن کا جواب ناگزیر ہے۔ اس وجہ سے محسوس ہو رہا تھا کہ احادیثِ مسلسلہ سے متعلق ابتدائی بنیادی باتیں معلوم کی جائیں اور طلبۂ حدیث کے لیے اُن کو مرتب کیا جائے۔ حسنِ اتفاق کہ ہمارے مدرسہ اسلامیہ وقف صوفی باغ کے کتب خانے میں علامہ سخاویؒ کی ایک کتاب "الجواهر المكللة في الأخبار المسلسلة" آئی۔ جس پر شیخ علامہ نظام محمد صالح یعقوبی حفظہ اللہ کا ایک وقیع علمی مقدمہ ہے۔ اور شیخ محمد بن ابراہیم الحسین حفظہ اللہ نے اس کی تحقیق کی ہے۔ دار الحدیث الکتانیۃ، بیروت نے اسے شائع کیا ہے۔ شیخ نظام محمد صالح یعقوبی کے مقدمے میں مختصر انداز میں احادیثِ مسلسلہ کے بارے میں مبادی اور بنیادی معلومات موجود ہیں، ان کو پڑھنے کے بعد دل

میں داعیہ پیدا ہوا کہ اسی کا سلیس ترجمہ اردو زبان میں ہو جائے۔ کیوں کہ دریا بہ کوزہ کا مصداق ہونے کی وجہ سے مطالعے سے بیزاری کے اِس دور میں ہم سے نااہلوں کے لیے اِس سے بہتر کوئی مضمون نہیں ہوسکتا۔

اس کا تذکرہ میں نے اپنے محترم استاذ، واجب التکریم شیخ حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم سے کیا، تو حضرت نے مجھے ہی اس کام کا مکلف کیا۔ حضرت کی تعمیلِ ارشاد میں؛ اپنی تمام تر نا اہلی کے باوجود، یہ ترجمہ وتلخیص کی خدمت کی ہے۔

میں اس موقع پر مولانا عبدالاحد فلاحی دامت برکاتہم کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنے گراں قدر اضافات اور جامع ومختصر ضمیمے کے ذریعے اس

کتابچے کے حسن کو دوبالا کردیا۔ فجزاهم الله تعالىٰ أحسن الجزاء.

اس طرح یہ مجموعہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی توفیق ہی سے ؛حضرت اقدس دام لطفہم وعنایاتہم کی برکت سے تیار ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گوہوں کہ اسے سب کے حق میں نافع بنائے اور اپنی بارگاہِ عالی میں اسے شرف قبول بخشے۔ آمین۔

محمد طاہر سورتی

خادم مدرسہ اسلامیہ وقف

صوفی باغ، شاخ رامپورہ، سورت

۱۰/ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ

۶/ مارچ ۲۰۲۰ء، جمعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱ ....حدیث مسلسل کی تعریف

۲ ....انواع حدیث مسلسل

۳ ....احادیث مسلسلہ کی تعداد

۴ ....اہمیت

۵ ....فوائد

حدیثِ مسلسل کی لغوی واصطلاحی تعریف:

لغوی تعریف:

سَلْسَل سِلْسَال اور سَلاسِل کے معنیٰ ہیں میٹھا پانی۔ صفائی اور شیرینی کی وجہ سے جو چیز حلق سے آسانی سے اتر جائے اسے سلِس کہتے ہیں۔ جس دودھ

میں کھردراپن نہ ہواُسے سَلسَل کہتے ہیں۔کبھی پانی کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کر لیتے ہیں۔جس کپڑے کی بناوٹ باریک ہواُسے ثوب مسلسل یاثوب متسلسل کہتے ہیں۔تلوار میں اگر دھاریاں ہوں تو سیف مسلسل اور اگر کپڑے میں ہوں تو ثوب مسلسل کہتے ہیں۔بعض کہتے ہیں کہ اس میں قلب ہوا ہے اصل تھا لَسلَس۔اور السلسلة کے معنیٰ ہیں ایک چیز کا دوسری سے متصل ہونا۔

اصطلاحی تعریف:

حافظ سخاویؒ نے شرح التقریب (ص:۴۳۰) ۳۳ ویں نوع کے بیان میں لکھا ہے:

''مسلسل وہ حدیث ہے جس کی سند کے تمام یا

اکثر رواۃ یکے بعد دیگرے ایک صفت یا ایک حالت پر ہوں۔ کبھی تو یہ صفت یا حالت رواۃ کی ہوتی ہے اور کبھی روایت کی ، اور رواۃ کی صفات اور ان کے احوال بعض اوقات اقوال ہوتے ہیں اور کبھی افعال، اور کبھی دونوں ہوتے ہیں۔ جیسا کہ روایت کی صفات یا تو روایت کے صیغوں سے متعلق ہوتی ہیں، یا روایت کے زمان سے یا مکان سے ہوتی ہیں۔‘‘

اقسامِ مسلسلات:

مسلسلات کی نا قابلِ ضبط وحصر اقسام ہیں،

اور یہ اقسام مختلف اعتبارات سے ہیں:

احوالِ رواۃ کے اعتبار سے، صفاتِ رواۃ کے

اعتبار سے اور احوالِ روایت کے اعتبار سے۔

احوالِ رُواۃ یا تو صرف اقوال ہوں گے یا صرف افعال یا دونوں۔اور یہی بات صفاتِ رواۃ کے بارے میں بھی کہی جائے گی۔

ابوعبداللہ حاکمؒ نے معرفة علوم الحديث (ص:۱۷۸-۱۸۷) میں مسلسلات کی حسبِ ذیل ۸ر اقسام بیان فرمائی ہیں، یہ آٹھ اقسام وہ ہیں جو اتصال پر دلالت کرنے والی ہیں، یہ مطلق تسلسل کی اقسام نہیں ہیں۔

(۱) المسلسل بِسمعتُ یعنی از اول تا آخر ہر راوی سمعتُ کہے۔

(۲) المسلسل بقولهم : قُم ،فصُبَّ عليَّ حتّٰى أُرِيَك وضوء فلان.

(۳)المسلسل بمطلق مایدل علی الاتصال، مطلب یہ ہے کہ اس سند کا ہر راوی کوئی بھی ایسا لفظ استعمال کر رہا ہے جو اتصال پر دلالت کرتا ہے؛ اگر چہ الفاظِ ادا میں رواۃ کا اختلاف ہو، کوئی حدثنا کہہ رہا ہے، کوئی سمعت اور کوئی أخبرنا وغیرہ۔

(۴)المسلسل بقولهم: فإن قیل لفلان: من أمرک بهذا؟ قال: یقول: أمرني فلانٌ یعنی ہر راوی کہتا ہے: اگر وہ تم سے یہ پوچھے کہ یہ حکم تمہیں کس نے دیا؟ تو کہہ دینا: فلاں نے۔

(۵) المسلسل بالأخذ باللحیة و قولهم : آمنت بالقدر خیرہٖ و شرّہٖ یعنی ہر راوی داڑھی پکڑ کر کہتا ہے: میں بھلی، بری ہر تقدیر پر ایمان لا یا۔

(۶) المسلسل بقولهم: وعدَّهنَّ في يدي

یعنی ہر راوی یہ کہتا ہے: وَعَدَّهُنَّ في يدي.

(۷) المسلسل بقولهم: شهدتُ على

فلانٍ یعنی ہر راوی کہتا ہے: شهدتُ على فلان.

(۸) المسلسل بالتشبیک بالید یعنی ہر

راوی ہاتھ کی تشبیک کرتا ہے۔

حدیثِ مسلسل کی انواع کا حصر وضبط ممکن نہیں،

ان میں اہم ترین یہ ہیں:

(۱) جس میں تمام رواۃ کے احوال قولیہ ایک

ہوں۔ جیسے حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث: آپ ﷺ

نے ان سے فرمایا: إني أحبک فقل: اَللّٰهُمَّ أعِنِّيْ عَلٰى

ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ (میں تم سے

محبت کرتا ہوں، اس لیے تم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرو: اَللّٰھُمَّ أعِنِّيْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِکَ) اس کے بعد ہر راوی نے اپنے شاگرد سے کہا: وأنَا أحِبُّکَ فَقُلْ۔

(۲) جس میں رُواۃ کے احوالِ فعلیہ ایک ہوں، جیسے: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی الحديث المسلسل بأطعمنا و سقانا۔ اسی طرح الحديث المسلسل بالضيافة على الأسودين التمر و الماء وغیرہ۔

(۳) جس میں رُواۃ کی صفاتِ فعلیہ ایک ہوں۔ جیسے: الحديث المسلسل بالمحمدِين، الحديث المسلسل بالنحاة۔

(۴) جس میں روایت کی صفات ایک ہوں۔

مثلاً: ادا کے صیغے تمام راویوں نے ایک ہی استعمال کیے۔
مثلاً: اوپر سے نیچے تک ہر راوی سمعتُ کہے۔
(۵) جس میں روایت کی صفاتِ مکانیہ ایک ہوں۔ جیسے: الحديث المسلسل بإجابة الدعاء عند الملتزم ملتزم کے پاس دعا مانگنے کی حدیثِ مسلسل۔
یہ حدیث مسلسل کی اہم صورتیں ہیں، ان کے تحت وہ تمام مسلسلات سما جاتی ہیں، جن کی روایت کا حضراتِ محدثین نے اہتمام کیا ہے۔

احادیثِ مسلسلہ کی تعداد:

ہمیں احادیث مسلسلہ کی بالضبط تحدید کہیں نہیں ملتی ہے۔ لیکن علما کے کلام سے ایسا لگتا ہے کہ تقریباً ۵۰۰ ہیں۔ شیخ محمد بن جعفر الکتانیؒ فرماتے ہیں: احادیثِ

مسلسلہ کا مجموعہ ۴۰۰ سے زائد ہے۔ (الرسالة المتطرفة (ص:۸۵))
لیکن ان سے پہلے شیخ محمد بن طیب الفاسی المدنیؒ نے عیون الموارد السلسلة من عیون الأسانید المسلسلة (۶۹/ب) میں فرمایا: ''اگر میں اپنی متفرق مسلسلات کو جمع کروں، تو ۵۰۰ سے زیادہ ہو جائیں گی۔'' لیکن ان میں مشہور ۲۰۰ کے قریب ہیں، ان ہی کا تداول اور تذکرہ زیادہ ہے۔

مسلسلات کی اہمیت اور اس کے فائدے:

افعال میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع……:

حضراتِ محدثین نے مسلسلات کی روایت کا اہتمام اس وجہ سے کیا ہے کہ ان کی روایت کی بہ دولت آں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض افعال میں آپ کا اتباع نصیب ہو جاتا

ہے۔ ابن دقیق العیدؒ نے تسلسل فی الروایۃ کے فضائل میں ایک فضیلت یہی شمار کی ہے۔ ان سے پہلے ابن الجوزیؒ اس کی طرف اشارہ فرما چکے ہیں، جہاں انہوں نے اپنے اہتمامِ مسلسلات کی علت یہ بیان کی ہے کہ ان کو روایت کرنے سے بہ نسبت دیگر احادیث کے انس اور لگاؤ زیادہ حاصل ہوتا ہے؛ چناں چہ اپنی کتاب ''المسلسلات'' کے مقدمے میں فرماتے ہیں:

......لطف وانس زیادہ:

''حدیث کے ایک طالب علم نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ میں اس کو حدیث پڑھاؤں؛ یہ وہ طالب علم تھا جس نے مجھ سے اس سے پہلے کوئی حدیث نہیں پڑھی تھی۔ میں نے اس سے کہا: میں تمہارے لیے وہ حدیث

بیان کرتا ہوں، جو میں نے سب سے پہلے ایسے شیخ سے سنی ہے، جنہوں نے اپنے شیخ سے سب سے پہلے سنی ہے، تا کہ تم کو بھی یہ تسلسل حاصل ہو جائے۔ جب میں نے وہ حدیثِ مسلسل بیان کی، تو میں نے مناسب سمجھا کہ اپنی سنی ہوئی مسلسلات اسے سنا دوں؛ کیوں کہ ان میں اُنس اور لگاؤ دوسری احادیث سے زیادہ ہے۔ اس لیے کہ جب میں یہ دیکھتا ہوں، کہ میں نے ایک ایسے شیخ سے مصافحہ کیا، جنہوں نے ایک ایسے بزرگ سے مصافحہ کیا، جن کا سلسلہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے، تو مجھے یہ تصور پیدا ہوتا ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک تک پہنچایا، اور اس میں نفس کو دیگر احادیث کے مقابلے میں لطف و حظ حاصل ہوتا ہے۔'' (المسلسلات لابن الجوزی (۶/ب))

میرا نام اسمِ مصطفیٰ کے ساتھ......:

اسی سے ملتا جلتا کسی عالم کا یہ ارشاد ہے: اس سلسلے میں شامل ہونے والے طالب علم کے شرف وفضل، اس کی جلالتِ شان اور خوش نصیبی کے لیے یہ بات کافی ہے کہ اس کا نام اسم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک کاغذ میں آجائے، چاہے کسی حاسد، معاند کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو، اور سلسلۂ اسناد کا باقی رہنا اس امت محمدیہ کا شرف عظیم ہے اور اس کا اپنے نبی کے ساتھ اتصال تمام مخلوقات میں اس کا امتیاز ہے۔(فہرس الفہارس (۱/۸۱))

رُواۃ کا ضبط قوی:

من جملہ فوائدِ مسلسلات کے ایک یہ بھی ہے کہ ان میں راویوں کی جانب سے ضبط کا اہتمام زیادہ ہوتا

ہے،اس میں سماع کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔(مسلسلات الکلاعي (۱/ب))ایک اور فائدہ مخرجِ حدیث کا علم ہے۔(فتح المغیث للسخاوي (۴/۴۵))

ترجیح دینا آسان:

اسی طرح مسلسل بالفقہاء ہونے کی صورت میں ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ترجیح دینا آسان ہوجاتا ہے،یعنی جب اس کا تعارض کسی ایسی حدیث سے ہوجائے جو مسلسل بالفقہاء نہ ہو،تو اس صورت میں مسلسل بالفقہاء کو ترجیح دی جاتی ہے۔

احادیثِ مسلسلہ کی بعض کتابوں کے نام

حافظ سخاویؒ کے ذکر کردہ اسماء کے علاوہ:

ڈاکٹر عبد اللطیف جیلانیؒ نے اپنی عظیم الشان

کتاب "كتب المسلسلات عند المحدثين" میں بہت سی کتبِ مسلسلات کا ذکر کیا ہے۔جن میں سے چند درجِ ذیل ہیں:

(۱) المسلسلات: مصنف: ابوحاتم محمد بن حبان التمیمی البستی، ابن حبان سے مشہور ہے۔(وفات سنہ ۳۵۴ھ)

(۲) المسلسلات: مصنف: ابوعمر محمد بن احمد بن محمد السجستانی النوقاتی۔(وفات سنہ ۳۸۲ھ)

(۳) المسلسلات: مصنف: ابوبکر احمد بن ابراہیم البغدادی (وفات سنہ ۳۸۳ھ) یہ والد ہیں مسندِ عراق ابوعلی ابن شاذان کے جن کی کتاب کا تذکرہ مقدمۂ سخاوی میں ہے۔

(۴) المسلسلات: مصنف: ابوالفضل احمد بن علی السلیمانی البیکندی البخاری (وفات سنہ ۴۰۴ھ)۔

(۵)الأحاديث المسلسلات عن سيد الكائنات: مصنف: ابو محمد حسن بن محمد الخلال (وفات ۴۳۹ھ)۔

(۶)الجواهر المكلّلة في الأخبار المسلسلة مصنف: شمس الدین ابو الخیر محمد بن عبد الرحمن السخاوی۔ (وفات ۹۰۲ھ)

(۷)الفضل المبين في المسلسل من حديث النبي الأمين ﷺ: مصنف: احمد بن عبدالرحیم المعروف بہ شاہ ولی اللہ عمری دہلوی (وفات ۱۱۷۶ھ) (اسی کا درس عموماً ہمارے یہاں ہوتا ہے)۔

(۸)رفع الأستار المسدلة في ذكر بعض الأحاديث المسلسلة: مصنف: ابو الفیض عبد الستار بن عبد الوہاب صدیقی دہلوی۔ (وفات ۱۳۵۴ھ)

(۹) المناهل السلسلة في الأحاديث المسلسلة: مصنف: محمد عبدالباقی بن ملا علی ایوبی انصاری لکھنوی۔ (وفات سنہ ۱۳۶۴ھ)

(۱۰) العجاله في الأحاديث المسلسلة: مصنف: ابوالفیض محمد یاسین بن محمد عیسیٰ الفادانی۔ (وفات سنہ ۱۴۱۰ھ)

(۱۱) الدرر المكللة في الأحاديث المسلسلة مصنف: ابویونس صالح احمد المکی۔ (وفات سنہ ۱۴۱۸ھ)

رحمهم الله الجميع

یہاں تک شیخ نظام یعقوبی حفظہ اللہ کے مضمون کا خلاصہ ہے۔ اب کچھ باتیں بہ طور ضمیمہ افادے کی خاطر نہایت اختصار سے بیان کرتے ہیں:

(۱) علامہ عراقیؒ اپنی ''الفیۃ'' میں مسلسلات

کے باب میں فرماتے ہیں: ”وقَلَّما يسلَم ضعفًا يحصل“ علامہ سخاویؒ اس کی شرح کرتے ہوئے ”فتح المغيث بشرح ألفية الحديث“ میں فرماتے ہیں: تسلسل (نہ کہ اصل متن) بہت کم ضعف سے محفوظ رہتا ہے۔ جیسے: مسلسل بالمشابکۃ کہ اس کا متن صحیح ہے، البتہ اس کے تسلسل میں کلام ہے۔

(۲) علامہ سخاویؒ فتح المغیث میں فرماتے ہیں: مسلسلات میں سب سے اصح مسلسل بسورۃ الصّف ہے، اور اس کے بعد مسلسل بالاولیۃ ، یہی بات متعدد اصولیینِ متقدمین ومتأخرین نے نقل کی ہے۔

(۳) ہندو پاک میں مسلسلاتِ شاہ ولی اللہؒ کی سند بہت مشہور ومعروف اور رائج ہے۔ یہ سلسلہ آخری زمانے میں حضرت شیخ زکریاؒ اورقاری محمد طیب صاحبؒ کے

شاگردان سے چلا ہے۔ ان دونوں حضرات نے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ سے مسلسلات کی اجازت حاصل کی تھی۔ نیز مسلسلاتِ شاہ ولی اللہؒ کی ایک سند علامہ روبری سلفیؒ کے شاگردان سے بھی ہے۔ جیسے: شیخ ثناء اللہ مدنی سلفی حفظہ اللہ، مسلسلاتِ شاہ ولی اللہ کو علامہ روبری سے روایت کرتے ہیں اور علامہ روبریؒ شیخ عبدالجبار غزنوی سے اور شیخ عبدالجبار غزنوی میاں نذیر حسین سے، اور میاں نذیر حسین شاہ اسحاق سے روایت کرتے ہیں۔ یہ ایک نادر سند ہے۔ **فتأملوا.**

(۴) حدیثِ مسلسل بالاولیۃ کی سب سے عالی سند ان شیوخ کی ہے، جو تین واسطوں سے شاہ ولی اللہؒ سے روایت کرتے ہیں، جیسے: حضرت مولانا یحییٰ مونگیری ندوی دامت برکاتہم جو مفتی عبداللطیف رحمانیؒ سے روایت کرتے ہیں،

اور مفتی عبداللطیف رحمانی کو حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادیؒ سے اجازت تھی، اور حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی شاہ عبدالعزیز سے مجاز تھے۔ اس علو کے حامل اور بھی علماءِ کرام ہندو بیرونِ ہند میں موجود ہیں۔

(۵) استاذِ فقہ وتفسیر دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا بلال اصغر صاحب دامت برکاتہم کو "المسلسلات العشر للسنوسيؒ" کی اجازت حاصل ہے۔ یہ نوادر کے قبیل سے ہے، طالبینِ حدیث اور شائقینِ اسانیدِ حدیث کو اس اجازت سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ علامہ عراقیؒ اپنی الفیۃ میں فرماتے ہیں:

وأخْلِصِ النيةَ في طَلَبكا وجدَّ، وابدأ بعواليْ مِصركا

ومايُهِمُّ، ثمّ شُدَّ الرَّحْلا لغيرهِ، ولاتسَاهلْ حمْلا

(طلبِ حدیث میں خلوصِ نیت پیدا کریں، سعی

وکوشش کریں، اپنے شہر کے عالی اور اہم اسانید کے حامل شیوخ سے آغاز کریں، پھر دیگر شیوخ کا قصد کریں اور اس پاکیزہ عمل میں تساہل وتغافل سے کام نہ لیں)۔

اسانید کے سلسلے میں کافی تفاصیل ہیں، جن کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ محدثینِ متقدمین و متأخرین کے اَثبات، مشیخات اور معاجم کی مراجعت سے مزید باتیں معلوم ہوں گی۔ شیخ زیاد تکلہ حفظہ اللہ کی کتاب "ثَبَت الکویت" طلبۂ مدارس کے لیے از حد مفید ہے۔ لہٰذا ہر طالبِ حدیث کو اس کتاب کا بہ حسن وخوبی مطالعہ کرنا چاہیے۔

واللّٰه الموفق وهو الهادي إلى سواء السبيل.

والحمد لله رب العالمين.

ادارے کی دیگر مطبوعات

اسماءِ کتب	نمبر شمار
جدید معاملات کے شرعی احکام	۱
بہار نبوت (اول)	۲
بہار نبوت (ثانی)	۳
برما اور عالمی حالات اپنا طرزِ زندگی درست کیجیے	۴
آیئے! نماز صحیح کریں (گجراتی، اردو)	۵
علمی وعرفانی شہ پارے	۶
چراغِ سہارنپور	۷
دعا ایسے مانگیں (گجراتی، اردو)	۸
بیعت ہونے والوں کو ہدایات	۹

۱۰	مفتیانِ کرام سے رہنما خطاب
۱۱	نصیحت گوش کن جانا......
۱۲	القول المبین في ذکر المجاز والمجیزین
۱۳	آسان درس قرآن (سورۂ فاتحہ اور سورۂ ناس تا قدر)
۱۴	اغلاط العوام فی باب الاحکام
۱۵	منظومۃ عقود رسم المفتي
۱۶	مختصر سوانح مشائخِ چشت
۱۷	درسِ ختمِ بخاری (حضرت اقدس مفتی احمد خانپوری صاحب دامت برکاتہم العالیۃ)
۱۸	درسِ مسلسلات؛ چند اہم یادداشتیں
۱۹	مبادیِ مسلسلات

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....